بھارت ایشیا میں امریکہ کا دفاعی ساتھی

عبدالرشید ارشد

''بھارت ایشیا میں دفاعی ساتھی ہے ۔تعلقات طویل عرصہ کے لئے ہیں ۔دونوں ملکوں کے درمیان کے تعلقات بڑھانے کے لئے مزید اقدامات اُٹھائیں گے۔'' گلایڈ پاتھ'' پروگرام سے ہمارے پاکستان کے ساتھ تعلقات متاثر نہیں ہوں گے''

(رچرڈ بوچر بحوالہ ''انصاف'' 17 جنوری 2004ء اے این، این)

دہشت گردی کے خلاف عالمی سطح کے ''جہاد'' میں امریکہ کے فرنٹ لائن سٹیٹ کے سربراہ جنرل پرویز مشرف کے پکّے کھرے دوست امریکہ کا بیان توجہ سے پڑھیے اور امریکی دوستی کی داد دیجئے جو بھارت کو میزائل اور ایٹمی پروگرام میں عملاً مدد دینے کا اعلان کرتا ہے، اسرائیل کے ذریعے بھارت کو پاکستان کے خلاف استعمال کرنے کے لئے انتہائی مہلک دفاعی ساز وسامان کا انتظام کرتا ہے اور اس پر پُر یقین ہے کہ پاکستان کے ساتھ امریکی تعلقات مجروح نہیں ہوں گے۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کا اقتدار بھی یہی رائے رکھتا ہے کہ امریکہ کے ساتھ دیرینہ تعلقات میں گذرتے لمحات استحکام پیدا کرتے جارہے ہیں اور اپنے اس دعوے پر اقتدار کو اتنا ہی یقین ہے جتنا ایک راسخ العقیدہ مسلمان کو محشر میں خالق حقیقی کے سامنے جواب دہی کے لئے پیش ہونے کا یقین ہے۔عام آدمی ''رموزِ مملکت حکمران بہتر جانتے ہیں'' کہہ کر اپنی پیٹ کے مسائل میں کھو جاتا ہے۔جو رموزِ مملکت کا شعور رکھتے ہیں وہ یا بزدل بنے لب بند رکھنے پر مجبور ہیں یا مصلحتیں سدِّ راہ ہیں۔

بھارت کی پاکستان سے دشمنی اور ''دوستی'' کسی ذی شعور سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔''را'' کے آئے دن کئے جانے والے دھماکے' کس کی نظروں سے اوجھل ہیں۔ بھارت کے اندر مسلمانوں کا حشر کس سے چھپا ہے اور لہولہو کشمیر کے شب وروز کونسی آنکھ نہیں دیکھتی ۔گذشتہ نصف صدی سے ''بغل میں چھری منہ میں رام رام'' کے عملی مظاہرے' پرانی نسل کے ساتھ ساتھ نئی نسل نے بھی دیکھے ہیں، 1965 اور 1971 کی جنگوں کی صورت میں چکھے ہیں، بنگلہ دیش بنتا دیکھا ہے۔

مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش بنوانے میں امریکہ کا کردار کس سے چھپا ہے! آج وہی امریکہ کھل کر بھارت کا ایشیا میں دفاعی ساتھی بن رہا ہے۔ بھارت کے دفاعی تقاضوں کا تجزیہ کریں تو دو ممکنہ دشمن ہیں۔ پہلا دشمن جو بھارت کے سینے کی پھانس ہے، پاکستان ہے اور دوسرا دشمن چین ہوسکتا ہے چین اور پاکستان بھارت پر حملہ میں پہل کریں سوچا بھی نہیں جاسکتا جب کہ بھارت کا ماضی ثابت کرتا ہے کہ کشمیر، جونا گڑھ اور حیدرآباد دکن سے لے کر مشرقی پاکستان تک کو تاراج کیا۔گویا بھارت کسی بھی لمحے' ماضی کی طرح پاکستان کے خلاف جارحیت کا مرتکب ہوسکتا ہے اور اس جارحیت بلکہ دہشت گردی پر ردِّ عمل کے طور پر پاکستان جوابی کارروائی کرے تو امریکہ دفاعی معاہدہ' پاکستان کے شانہ بہ شانہ امریکی فوج پاکستان کے خلاف صف آرا ہو کر پاکستان سے دوستی کا

حق ادا کرے گی! اور کسی ممکنہ جنگ میں بھارت امریکہ دفاعی معاہدہ' پاکستان کے خلاف ''خوشحالی واستحکام'' کے پھول نچھاور کرسکتا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ایک عام دیہاتی کے سامنے اگر یہ مثال رکھیں کہ دو ہمسایوں کی نصف صدی پرانی دشمنی چلی آرہی ہے اور اُن میں ایک نے دوسرے پر بار بار حملے کیئے ہیں بلکہ یہی نہیں ایک حملے میں اپنے ہمسائے کا ایک بازو بھی کاٹ دیا ہے۔ بازو کاٹنے والا یہ ہمسایہ مکّار بھی ہے اور انتہائی جھوٹا' مسلمہ منافق بھی ہے۔ کبھی دشمنی کی بات کرتا ہے تو کبھی دوستی کا ہاتھ بڑھاتا ہے۔ اس مکّار ہمسائے کا ایک اثر رسوخ والا سرپرست بھی ہے جو اس ہمسائے کو لڑنے کا سامان فراہم کرتا ہے اور سرپرستی کا عملی ثبوت فراہم کرتا ہے مگر دوسرے امن پسند' اس کے ہمسائے کو اپنی پکی کھری اور سچی دوستی کا بار بار زبانی یقین دلاتا ہے تو کیا ایسے دوست کی دوستی پر اعتماد کرلینا چاہیے تو دیہاتی بھی ایسے اعتماد کو احمقانہ فعل قرار دے گا۔

اب دیہاتی کے مقابلے میں اس شخصیت کو لایئے جو دفاعی تعلیم و تربیت کی سب سے اونچی سیڑھی پر بیٹھی ہے اور ملکی سلامتی کی نیّا کھیون ہار بھی ہے اگر وہ دشمن کے دفاعی ساتھی کو اپنا دوست سمجھ لے تو کیا ماضی کے سارے کیئے دھرے پر پانی پھیرنے والی عقل کی حامل قرار نہ پائے گی۔ جو شخص دوست کے دشمن کو چھری پکڑائے اُسے کون دوست تسلیم کرے گا وہ تو دشمن بھی زیادہ خطرناک ہے کہ دشمن کو حملہ کی اکساہٹ کا سبب بنتا ہے۔ یہی پاکستان کے لئے امریکی دوستی کی حقیقت ہے۔

اگر کہا جائے کہ امریکہ بھارت کو چین کے خلاف تیار کررہا ہے تو بھی یہ ہرلحاظ سے محلِ نظر ہے۔ اوّل تو چین کی بھارت کے خلاف جارحیت دور دور تک نظر نہیں آتی، چین اپنی سرحدوں کے اندر مضبوط مستحکم ہونے پر یقین رکھنے والا ملک ہے۔ کم از کم گزشتہ نصف صدی میں صرف ایک بار بھارت کی اپنی انگیخت پر اس نے معمولی کارروائی کی تھی اور بفرضِ محال بھارت کسی جارحیت کا ارادہ رکھے تو چین سے اُسے اکیلے ہی بڑی ترّوانی ہوگی دفاعی ساتھی اس قدر بزدل ہے کہ ساتھ کھڑا ہوکر مار کھانے کی سکت نہیں رکھتا۔

یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ چین اور پاکستان کی دوستی آزمودہ ہے، چین نے امریکہ کی طرح کبھی پاکستان کی پیٹھ میں خنجر نہیں اُتارا۔ ایسے مخلص دوست کے خلاف دشمن بنانے اور اس دشمن کو میزائل و ایٹمی صلاحیت میں عملاً تعاون کرنے والا، اگر دوستی کا دم بھرے تو پائے حقارت سے ٹھکرا دینے کے قابل ہے کہ اس کی دوستی کو تسلیم کرنا چین کے ساتھ دیرینہ دوستی کی توہین ہے اور دوسرے لفظوں میں چین کو یہ موقع مہیا کرنا ہے کہ وہ ہماری دوستی کے دعوے کو ہمارے منہ پر دے مارے۔

چین کے، پاکستان کے دفاع کے حوالے سے ان گنت احسانات ہیں کہ اس نے عملاً مدد کرکے ہمیں دفاعی ضروریات کے حوالے سے امریکہ و یورپ سے بے نیاز کیا۔ ضرورت اس دوستی میں استحکام و استمرار کی ہے کہ اس کو اپنا دفاعی ساتھی بنالینے سے بھارت کو جارحیت کی کبھی توفیق نہ ہوگی اور بھارت اپنے جامے میں رہنے پر مجبور ہوگا۔ کیا یہ معمولی سی بات سمجھنا ہماری فوجی قیادت کے لئے مشکل ہے؟ ہمارے دفاعی ماہرین ابھی اس قدر بے بصیرت نہیں ہوئے۔ ہمارا حسنِ ظن یہی ہے!!

رچرڈ بوچر کے بیان سے یوں لگتا ہے کہ پاکستان کو اس قدر ''کھلایا پلایا'' گیا ہے کہ وہ ہر قدم پر تابع فرمان رہے گا کیونکہ سیانے کہہ گئے ہیں کہ ''منہ کھائے اور آنکھ شرمائے'' کیا یہ کیفیت تو نہیں ہے؟